ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَکُلَّ لَیْلَۃٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا بِیْ وَشَوْقًا اِلَیَّ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ تِلْكَ اللَّیْلَۃَ وَذٰلِكَ الْیَوْمَ" جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین(3،3) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔

(معجم کبیر، ج۱۸ ص۳۶۲ حدیث ۹۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آئیے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیْر لِلطَّبَرانی، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دُرُودِ پاک ایسا عمل ہے کہ جسے خود اللہ پاک بھی کرتا ہے۔ چُنانچِہ قرآنِ کریم میں ارشادِ خُداوَندی ہے: ﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾﴾ (پ۲۲، الاحزاب:۵۶) ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ اوراس کے فرشتے نبی پر دُرُود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! ان پر دُرُود اور خوب سلام بھیجو۔

اِس آیتِ مُبارکہ کے نازِل ہونے کے بعد نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ اَنور خُوشی سے نور کی کِرنیں لُٹانے لگا اور فرمایا: "مجھے مُبارکباد پیش کرو کیونکہ مجھے وہ آیتِ مُبارکہ عطا کی گئی ہے جو مجھے "دُنْیَا وَمَا فِیْہَا" (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس) سے زِیادہ محبوب ہے۔" (روح البیان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ ۵۶، ۷/۲۲۳)

یہ آیتِ مُبارکہ سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صریح نعت ہے، جس میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حق میں دُعائے رحمت کرتے ہیں اور اے مسلمانو! تم بھی ان پر دُرُود و سلام بھیجو یعنی رحمت و سلامتی کی دعائیں کرو۔ (صراط الجنان، ۸/۷۸)

یہ مُبارک مہینا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پسندیدہ اور دُرُودِ پاک پڑھنے کا مہینہ ہے، غُنْیَۃُ الطَّالِبِیْن میں ہے کہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں خَیْرُالْبَرِیّہ سیِّدُ الْوَریٰ جنابِ محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کی جاتی ہے اور یہ نبیِّ مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود بھیجنے کا مہینہ ہے۔'' (غنیۃ الطالبین ج:۱ص:۳۴۲) لہٰذا اس ماہِ مُبارَک میں کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنا چاہیے۔ آیئے! شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں دُرُودِ پاک کی عادت بنانے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ''گلدستۂ دُرُود وسَلام'' کے صفحہ 422 سے ایک حکایت سنئے۔

شَفاعت کی نَوید

ایک آدمی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف نہیں پڑھتا تھا، ایک رات خَواب میں زِیارت سے مُشرَّف ہوا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی طرف توجُّہ نہ فرمائی، اس نے عَرض کی: "اے اللہ پاک کے رَسُول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟" فرمایا: "نہیں۔ اس شَخْص نے پوچھا: پھر آپ میری طرف توجُّہ کیوں نہیں فرماتے؟ فرمایا: "اس لیے کہ میں تجھے نہیں پہچانتا۔" اس شَخْص نے عَرض کی: "حُضُور! آپ مجھے کیسے نہیں پہچانتے، میں تو آپ کی اُمّت کا ایک فرد ہوں۔" اور عُلماء فرماتے ہیں کہ آپ اپنے اُمّتیوں کو اس سے بھی زِیادہ پہچانتے ہیں جیسے کوئی باپ اپنے بیٹے کو پہچانتا ہے۔ آپ نے فرمایا: '' عُلماء نے سچ کہا، مگر تُو مجھے دُرُود شریف کے ذَریعے یاد نہیں کرتا اور میں اپنی اُمّت کے لوگوں کو دُرُودِ پاک پڑھنے کی وَجہ سے پہچانتا ہوں، جتنا وہ مجھ پر دُرُود پڑھتے ہیں میں اُنہیں اس قدر ہی پہچانتا ہوں۔'' جب وہ شَخْص بیدار ہوا تو اس نے اپنے اُوپر لازم کر لیا کہ وہ حُضُور سَرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر روزانہ ایک سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا، اب اس شَخْص نے روزانہ سو مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اپنا معمول بنا لیا۔ کچھ مُدّت بعد پھر حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دِیدار سے مُشرَّف ہوا، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: میں اب تجھے پہچانتا ہوں اور میں تیری شَفاعت بھی کروں گا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۷۹ ملخصاً)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ دُرُودِ پاک پڑھنے والے سے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نہ صِرف خُوش ہوتے ہیں بلکہ شَربتِ دِیدار سے بھی نوازتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک پڑھتے رہنا چاہیے۔

حَضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ نبیِّ رَحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: ''جو مومن جُمعہ کی رات دو رَکْعَت اس طرح پڑھے کہ ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد 25 مرتبہ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' پڑھے، پھر یہ دُرُودِ پاک ''صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ'' ہزار مرتبہ پڑھے تو آنے والے جُمعہ سے پہلے خَواب میں میری زِیارت کرے گا اور جس نے میری زِیارت کی، اللہ پاک اس کے گُناہ مُعاف فرما دے گا۔''

(القول البدیع، الباب الثالث فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص ۳۸۳)

حَضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ الحق محدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل کرتے ہیں: ''جو شَخْص جُمعہ کے دن ایک ہزار بار یہ دُرُود شریف پڑھے گا تو وہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی

خواب میں زِیارت کرے گا، یا جنّت میں اپنی مَنْزِل دیکھ لے گا، اگر پہلی بار میں مقصد پُورا نہ ہو، تو دوسرے جُمعہ بھی اِس کو پڑھ لے ، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پانچ جُمُعوں تک اس کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت ہو جائے گی۔" (تاریخ مدینہ، ص ۳۴۳، ملخصًا)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مِعْراج، دِیدارِ کبریا ہے اور ایک عاشقِ رسول کی مِعْراج دِیدارِ مُصطفٰے ہے۔ کون ایسا بدنصیب ہو گا جس کے دل میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دِیدار کی تمنّا نہ ہو، یقیناً ہر عاشقِ رسُول کی یہی آرزو ہوتی ہے کہ۔۔

کچھ ایسا کردے مرے کِردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے رُوئے یار آنکھوں میں
اُنہیں نہ دیکھا تو کِس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں
(سامانِ بخشش، ص ۱۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابُو الْمَواہب شاذلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "جو شخص نبیِّ مکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ حُضُور سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کثرت سے ذِکر کرتا رہے اور سادات و اَوْلیاء سے مَحبَّت رکھے وَرنہ خَواب (میں زیارت) کا دَروازہ اِس پر بند ہے، کیونکہ یہ نُفُوسِ قُدْسِیَّہ تمام لوگوں کے سردار ہیں، یہ جن سے ناراض ہوتے ہیں اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی اُن سے ناراض ہو جاتے ہیں۔"

(افضل الصلوات علی سید السادات، ص ۱۲۷)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اگر ہم بھی اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا چاہتی ہیں اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کی خَواہشمند ہیں تو دُرُودِ پاک کو اپنے صُبح و شام کا وَظیفہ بنالینا چاہیے، سچی لگن کے ساتھ اس میں مگن رہیں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک نہ ایک دن ضَرور ہم پر بھی کرم ہو گا اور ہمیں بھی زِیات نصیب ہو جائے گی۔

میرے آقائے نعمت، سرکارِ اعلیٰ حَضرت، اِمامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن مختلف اَوْقات میں پڑھے جانے والے وَظائف اور دُعاؤں کے مَدَنی گُلدستے "اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَہ" میں حُصُولِ زِیارتِ مُصْطَفٰے کے لئے دُرُودِ پاک کے چند مَخصوص صیغے ذِکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: (دُرُودِ پاک) خالص تَعْظِیمِ شانِ اَقْدس کے لئے پڑھے، اس نِیّت کو بھی (دل میں) جگہ نہ دے کہ مجھے زِیارت عَطا ہو، آگے اُن کا کرم بے حد و اِنْتِہا ہے۔ مُنہ مدینۂ طیّبہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) کی طرف ہو اور دل حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف، دَسْت بَسْتہ (ہاتھ باندھ کر) پڑھے (اور) یہ تَصوُّر باندھے کہ رَوضۂ اَنْور کے حُضُور حاضِر ہوں اور یقین جانے کہ حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسے دیکھ رہے ہیں، اس کی آواز سُن رہے ہیں، اس کے دِل کے خطروں پر مُطّلع ہیں۔ (الوظیفۃ الکریمہ، ص ۲۸)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اگر ہم بھی اِخْلاص واِسْتِقامت کے ساتھ اَعْلٰی حَضْرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرتے ہوئے دُرُودِ پاک پڑھنے کی عادت بنائیں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ

عَزَّوَجَلَّ دِیدارِ مُصْطَفٰے کا شرف پانے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی ڈھیروں رَحمتوں اور کروڑوں بَرَکتوں کی حقدار بھی بن جائیں گی۔ آیئے! ترغیب کیلئے دُرُودِ پاک کے مزید فَضائل سنئے۔

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّثِ دہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی ''جذبُ القُلوب''میں اِرْشاد فرماتے ہیں:"جب بندۂ مومن ایک بار دُرُود شریف پڑھتا ہے تو اللہ (پاک) اس پر دس (10) بار رحمت بھیجتا ہے، (دس (10) گُناہ مٹاتا ہے) دس (10) دَرَجات بُلند کرتا ہے، دس (10) نیکیاں عَطا فرماتا ہے، دس (10) غُلام آزاد کرنے کا ثواب (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/۳۲۲، حدیث:۲۵۷۴) اور بیس (20) غَزوات میں شُمولیت کا ثواب عَطا فرماتا ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الحائ، ۱/۳۴۰، حدیث:۲۴۸۴) دُرُودِ پاک سببِ قَبولیتِ دُعا ہے، (فردوس الاخبار، باب الصاد، ۲/۲۲، حدیث:۳۵۵۴) اِس کے پڑھنے سے شَفاعتِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ واجب ہو جاتی ہے۔ (معجم الاوسط، من اسمہ بکر، ۲/۲۷۹، حدیث:۳۲۸۵) مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بابِ جنَّت پر قُرب نصیب ہو گا، دُرُودِ پاک تمام پریشانیوں کو دُور کرنے کے لیے اور تمام حاجات کی تکمیل کے لیے کافی ہے، (در منثور، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ ۵۶، ۶/۶۵۴، ملخصا) دُرُودِ پاک گُناہوں کا کَفّارہ ہے، (جلاء الافہام، ص۲۳۴) صَدَقہ کا قائم مَقام بلکہ صَدَقے سے بھی اَفضل ہے۔" (جذبُ القلوب، ص۲۲۹)

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالحق مُحدِّثِ دہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی مزید فرماتے ہیں:"دُرُود شریف سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، بیماریوں سے شِفا حاصل ہوتی ہے، خَوف دُور ہوتا ہے، ظُلم سے نَجات حاصل ہوتی ہے، دُشمنوں پر فَتْح حاصل ہوتی ہے، اللہ (پاک) کی رِضا حاصل ہوتی ہے اور دل میں اُس کی مَحبَّت پیدا ہوتی ہے، فِرِشتے اُس کا ذِکر کرتے ہیں، اَعمال کی تکمیل ہوتی ہے، دل و جان، اَسباب و مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے، پڑھنے والا خُوشحال ہو جاتا ہے، بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں، اَولاد دَر اَولاد چار (4) نَسلوں تک بَرَکت رہتی ہے۔" (جذبُ القلوب، ص۲۲۹)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حُصُولِ بَرَکت، ترقّیٔ مَعْرِفت اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قُربت پانے کیلئے دُرُود و سَلام کی کَثْرت اِنْتہائی ضَروری ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابَرَکات پر دُرُودِ پاک کے پھُول نچھاور کریں، بالخُصُوص اس ماہِ شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں زِیادہ سے زِیادہ پڑھیں، دن میں روزہ رکھیں اور اس کی راتوں میں قِیام کا معمول بنائیں کیونکہ یہ مُبارَک مہینا میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مہینا ہے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: شَعْبَانُ شَھْرِیْ وَرَمَضَانُ شَھْرُ اللہِ، یعنی شعبان میرا مہینا ہے اور رَمَضان اللہ تبارَکَ وَتَعَالٰی کا مہینا ہے۔ (جامع صغیر، حرف الشین، ص:۳۰۱، حدیث: ۴۸۸۹) (آقا کا مہینہ، ص:۲) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس مہینے کو بے حد پسند فرماتے اور کثرت سے روزے رکھا کرتے۔ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میرے سرتاج، صاحِبِ مِعْراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پسندیدہ مہینا شَعْبانُ الْمُعَظَّم تھا کہ اس میں روزے رکھا کرتے پھر اسے رَمَضانُ الْمُبارَک سے ملا دیتے۔

(سُنَنِ ابو داود، ج۲ ص۴۷۶ حدیث ۲۴۳۱) (آقا کا مہینہ، ص:۵)

آقا شَعْبان کے اکثر روزے رکھتے تھے

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شعبان سے زِیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھا کرتے بلکہ پُورے شَعبان ہی کے روزے رکھ لیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے: اپنی اِسْتِطاعت کے مُطابِق عمل کرو کہ اللہ پاک اُس وَقْت تک اپنا فَضل نہیں روکتا جب تک تم اُکتا نہ جاؤ۔

(صحیح بُخاری ج۱ ص۶۴۸ حدیث ۱۹۷۰)

شارِحِ بُخاری حَضرتِ عَلّامہ مُفتی محمد شریفُ الحق اَمجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: مُراد یہ ہے کہ شَعبان میں اَکْثر دِنوں میں روزہ رکھتے تھے اسے تَغْلِیْباً (یعنی غلبے اور زِیادَت کے لحاظ سے) کُل (یعنی سارے مہینے کے روزے رکھنے) سے تعبیر کر دیا۔ جیسے کہتے ہیں: "فُلاں نے پُوری رات عبادت کی" جب کہ اس نے رات میں کھانا بھی کھایا ہو اور ضَروریات سے فَراغت بھی کی ہو، یہاں تَغْلِیْباً اکثر کو کُل کہہ دیا۔ مزید فرماتے ہیں: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعبان میں جسے قُوَّت ہو وہ زِیادہ سے زِیادہ روزے رکھے۔ البتَّہ جو کمزور ہو وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ اس سے رَمَضان کے روزوں پر اَثَر پڑے گا، یِہی مَحمَل (یعنی مُرادو مَقْصد) ہے ان احادیث کا جن میں فرمایا گیا کہ نِصْفِ شَعْبان کے بعد روزہ نہ رکھو۔

(ترمذی حدیث ۷۳۸) (نزھۃ القاری، ج ۳، ص: ۳۸۰، ۳۷۷) (آقا کا مہینہ، ص:٦)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے ہمارے پیارے آقا مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس ماہِ مُبارَک کو کس قَدر پسند فرماتے، حالانکہ اس مہینے میں روزے فَرض نہیں مگر پھر بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَثْرت سے روزے رکھا کرتے۔ اب ذَرا غور کیجئے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْمَعْصُوْمِیْن ہو کر بھی اس ماہِ مُبارک کے اَکْثر دن روزے کی حالت میں گُزاریں، تو ہم گُناہ گاروں کو اس ماہ میں روزے رکھنے کی کتنی ضَرورت ہے۔ ہمیں چاہیے کہ رَمَضان کے روزوں کے عِلاوہ نَفْل روزے رکھنے کی بھی عادَت بنائیں، اس میں ہمارے لیے بے شُمار دِینی فَوائد کے ساتھ ساتھ کثیر دُنْیَوِی فَوائد بھی ہیں۔ دِینی فَوائد میں اِیمان کی حِفاظت، گُناہوں سے بچت، جہنَّم سے نَجات اور جَنَّت کا حُصُول شامل ہیں اور جہاں تک دُنْیَوِی فَوائد کا تَعَلُّق ہے تو روزے میں دن کے اَوْقات میں کھانے پینے میں صَرْف ہونے والے وَقْت اور اَخراجات کی بچت، پیٹ کی اِصْلاح، مِعْدے کو آرام ملنے کے ساتھ ساتھ دِیگر کئی بیماریوں سے حِفاظت کا سامان ہے۔ اور تَمام فَوائد کی اَصْل یہ ہے کہ اِس سے اللہ پاک راضی ہوتا ہے۔ ہمیں بھی چند دن کی مَشَقَّت سہہ کر بے شُمار دِینی اور دُنْیَوِی فَوائد کے حُصُول کی کوشش کرنی چاہیے۔ مزید یہ کہ نَفل روزے رکھنے کا اَجْر تو اِتنا ہے کہ جی چاہتا ہے ہم بھی کثرت سے روزے رکھنے والی بن جائیں۔

تاجدارِ رسالت، شفیعِ روزِ قِیامت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے: "جس نے ثَواب کی اُمّید رکھتے ہوئے ایک نَفْل روزہ رکھا، اللہ پاک اُسے دوزخ سے چالیس 40 سال (کا فاصِلہ) دُور فرمادے گا۔" (کَنْزُ الْعُمّال ج ۸ ص ۲۵۵ حدیث ۲۴۱۴۸) (فیضانِ سنت، ص ۱۳۳٦)

اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک اور فرمانِ رَغبت نِشان ہے: "اگر کسی نے ایک دِن نَفْل روزہ رکھا اور زَمین بھر سونا اُسے دیا جائے، جب بھی اِس کا ثواب پُورا نہ ہو گا، اس کا ثواب تو قِیامت ہی کے دِن ملے گا۔" (ابو یعلٰی ج ۵ ص ۳۵۳ حدیث ٦۱۰۴) (فیضانِ سنت، ص: ۱۳۳۷)

بہترین عمل!

حَضْرتِ سَیِّدُنا ابُو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، میں نے عَرض کی، یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے کوئی عمل بتایئے۔ اِرْشاد فرمایا: "روزے رکھا کرو کیونکہ اس جیسا عمل کوئی نہیں۔" میں نے پھر عَرض کی، "مجھے کوئی عمل بتایئے۔" فرمایا: "روزے رکھا کرو کیونکہ اس جیسا کوئی عمل نہیں۔" میں نے پھر عَرض کی، "مجھے کوئی عمل بتایئے۔" فرمایا: "روزے رکھا کرو کیونکہ اس کا کوئی مِثْل نہیں۔"

(نسائی ج ۴ ص ۱٦٦) (فیضانِ سنت، ص ۱۳۳۸)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ نَفْلی روزوں کی عادت بنانے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہیں کہ اللہ پاک انہیں جہنّم سے 40 سال کے فاصلے سے دُور فرما دیتا ہے اور اگر اسے زمین کے برابر سونا بھی دے دیا جائے تب بھی یہ اس ثواب کو نہیں پہنچ سکتا، جو اسے روزِ قیامت دِیا جائے گا۔ لہٰذا جہنّم سے بچنے اور آخرت میں ملنے والے ڈھیروں اَجرو ثواب کو پانے کے لئے فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نَفْلی روزوں جیسے رَجَب، شَعْبان، ہر پیر شریف اور جمعرات کا روزہ رکھنے کا بھی اِہتمام کرنا چاہیے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو نَفْلی روزوں سے بہت پیار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سال کے ممنوع دِنوں کے علاوہ اَکْثر روزہ دار ہوتے ہیں، اس کے علاوہ پُورے ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب اور شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے روزے رکھنے کے ساتھ پیر شریف کا روزہ رکھنے کی بھی بھرپُور ترغیب دِلاتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ترغیب کی بدولت بہت سے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں رَجَبُ الْمُرَجَّب اور شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے پُورے وَرنہ اَکْثر دن روزے رکھنے کی سَعادَت بھی حاصل کرتے ہیں۔ اور پیر شریف کا روزہ رکھنا تو ہمارے مَدَنی اِنْعامات میں بھی شامل ہے۔ جیسا کہ مَدَنی اِنْعام نمبر 50 ہے۔ **کیا آپ نے اس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ نیز اس ہفتے کم اَزْکم ایک دن کھانے میں جَو شریف کی روٹی تناول فرمائی؟**

شعبان کی آمد پر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا معمول

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ماہِ شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں نَفْلی روزے رکھنے کا اِہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اس ماہ میں خُوب خُوب عِبادَت بھی کرنی چاہیے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا معمول تھا کہ اس مُبارَک مہینے کی آمد ہوتے ہی اپنا زِیادہ تر وَقْت نیک اَعمال میں صَرف فرمایا کرتے۔ چُنانچہ

حَضْرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ماہِ شَعْبانُ الْمُعَظَّم کا چاند نظر آتے ہی صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تِلاوتِ قرآنِ پاک میں مَشْغُول ہو جاتے، اپنے اَموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ کمزور و مِسکین لوگ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزوں کے لئے تیاری کر سکیں، حُکّام قیدیوں کو طَلَب کر کے جس پر حد (یعنی سزا) قائم کرنا ہوتی اُس پر حَد قائم کرتے، بقیّہ کو آزاد کر دیتے، تاجر اپنے قَرضے اَدا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قَرضے وُصُول کر لیتے۔ (یُوں ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا چاند نظر آنے سے قَبْل ہی اپنے آپ کو فارِغ کر لیتے) اور رَمَضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غُسْل کر کے (بعض حضرات سارے ماہ کے لئے) اِعتِکاف میں بیٹھ جاتے۔" (غُنْیَۃُ الطالبین ج۱ ص۳۴۱) (فیضانِ سنت، ص۱۳۷۵)

شبِ بَرَاءَت عبادت کی رات!

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اس مہینے میں خُوب خُوب عِبادَت فرماتے تھے۔ حَضْرتِ سَیِّدہ عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ (ایک بار) شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں شب کو تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: مجھے اس رات میں عبادت کرنے کی اِجازت دو۔ میں نے عرض کی: جی ہاں، میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان ہوں۔ اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیام فرمایا اور جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدے میں تشریف لے گئے تو بہت طَوِیل سَجدہ فرمایا۔ مجھے یہ گُمان ہوا کہ شاید حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوح قَبْض کر لی گئی ہے، تو میں نے اپنا ہاتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمِ مُبارَک پر رکھ کر اَندازہ کیا تو حرکت معلوم ہونے سے میں بے حد خُوش ہوئی۔

(شعب الایمان،۳/ ۳۸۴، حدیث:۳۸۳۷)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم محبوبِ خدا ہیں اور سَیِّدُ الْمَعْصُومِیْن ہونے کے باوُجود اس مُبارَک رات میں کس قَدر عِبادَت کیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی اس رات میں اللہ پاک کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے خُوب خُوب عِبادَت کرنی چاہیے۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ جو شَخْص پانچ(5) راتوں میں جاگے اور وہ راتیں عِبادَت میں گزارے تو ایسے شَخْص کے لیے جَنَّت واجب ہو جاتی ہے۔ ان میں سے ایک شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں شب بھی ہے۔

(روح البیان ۸/ ۴۰۳،سورۃالدخان،تحت الآیۃ ۳،ملتقطا)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے اس رات میں عبادت کرنے کے کس قَدر فضائل ہیں، ہمیں بھی نہ صِرف ان مُبارَک راتوں میں قِیام کی عادت بنانی چاہیے بلکہ فرائض وواجبات کی اَدائیگی کے ساتھ ساتھ جس قدر آسانی ہو نفلی عبادات کی بھی عادت بنانی چاہیے۔ ہمارے اَسلافِ کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا یہ معمول تھا کہ وہ دن میں روزہ رکھتے اور راتیں قیام میں گُزارتے تھے۔

منقول ہے کہ سرکارِ غوثِ اعظم اور سَیِّدُنا امام اَعْظَم رَحِمَھُمَا اللّٰہُ الْاَکْرَم نے چالیس(40) بَرَس عشاء کے وُضو سے نمازِ فَجْر اَدا فرمائی۔ اور حُضُور سَیِّدُنا غوثُ الاَعْظَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے پچیس(25) بَرَس، اللہ پاک کی عِبادت کرتے ہوئے عِراق شریف کے جنگلات میں گُزار دیئے۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعاًبشیئ من عجائب، ص ۱۱۸) اَوْلیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے کئی کئی بَرَس مُسلسل روزے بھی رکھے روزانہ تین تین سو(300،300)، پانچ پانچ سو(500،500) اور ہزار ہزار(1000،1000) نَوافل اَدا کیے۔ روزانہ پُورا قُرآنِ پاک تلاوت کرلیتے، کئی کئی ہزار مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا کرتے۔ اَلْغَرَض وہ پاکیزہ ہستیاں اس دُنیا کو آخرت کی کھیتی سمجھ کر اس میں خُوب اچھے اچھے کام کیا کرتی تھیں۔ اگر ہم بھی جنَّت کی اَعلیٰ نعمتوں سے مَحظوظ (لطف اندوز) ہونا چاہتی ہیں تو ہمیں بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے طریقے پر چلتے ہوئے، فکرِ آخرت کرتے ہوئے اور گُناہوں سے بچتے ہوئے نیک اعمال کی کثرت کرنی ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار سُنَّتوں بھرا اِجْتِماع"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! فکرِ آخرت کی مدنی سوچ اور نیک اعمال پر استقامت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لینے والی بن جائیں۔ ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرے اِجْتِماع میں شرکت کرنا"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرے اِجْتِماع میں حاضِری کی بَرَکت سے فکرِ آخرت نصیب ہوتی ہے، ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرے اِجْتِماع میں دُعائیں قَبُول ہوتی ہیں، ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرے اِجْتِماع میں اللہ پاک کے نیک بندوں کا ذِکرِ خَیر ہوتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا سُفْیان بِن عُیَیْنَہ (عُ۔یَیْ۔نَہ) رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزِّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکْر کے وَقْت رَحمتِ اِلٰہی اُترتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینہ،۷/ ۳۳۵،رقم:۱۰۷۵۰) آیئے! بَطورِ تَرغیب ہَفْتَہ وار سُنَّتوں بھرے اِجْتِماع میں حاضِری کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور اِجْتِماع میں پابندی کے ساتھ حاضِر ہونے کی نِیَّت کیجئے:

چنانچہ

بیٹا صحّت یاب ہو گیا

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کو کچھ اسلامی بہنیں نیکی کی دعوت دینے کے لئے ان کے گھر جایا کرتی تھیں ،انہیں اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع اور مدنی دورہ میں شرکت کی دعوت پیش کی جاتی مگر وہ سستی کے باعِث اِس سعادت سے محروم رہتیں۔ایک دن اچانک ان کے بیٹے کی طبیعت خراب ہو گئی،ڈاکٹر کو دکھایا تو اس نے اندیشہ ظاہر کیا کہ شاید اب یہ بچّہ عمر بھر ٹانگوں کے سہارے چل نہ سکے، نیز اس کا دماغی توازُن بھی ٹھیک نہیں رہا۔یہ سن کر وہ اسلامی بہن بہت غمگین ہوئیں۔ایک دن پھر وُہی اسلامی بہنیں نیکی کی دعوت کے لیے آئیں۔انہوں نے نئ اسلامی بہن کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھے تو غم خواری کرتے ہوئے پوچھا:"خیریت تو ہے آپ پریشان دکھائی دے رہی ہیں؟" انہوں نے سارا ماجرا کہہ سنایا تو اسلامی بہنوں نے انہیں بہُت حوصلہ دیا اور کہا کہ آپ دعوتِ اسلامی کے 12 ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں پابندی سے شرکت کیجئے اور وہاں پر اپنے بچے کے لئے دعا بھی مانگئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ آپ کا بیٹا صحّت یاب ہو جائے گا۔ چُنانچِہ اس اسلامی بہن نے 12 اجتِماعات میں شرکت کی پُختہ نیّت کر لی۔جب وہ پہلی مرتبہ سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئی اور جب وہاں رقّت انگیز دعا ہوئی تو انہوں نے بھی اپنے ربِّ داوَر سے اپنے لختِ جگر کی صحّت یابی کی گڑگڑا کر دُعا مانگی۔ اجتماع کے بعد جب وہ گھر واپَس آئیں تو انہیں اپنے بیٹے کی طبیعت پہلے سے بہتر دکھائی دی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ وَقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کا بیٹا مکمَّل طور پر صحّت یاب ہو گیا۔یوں ڈاکٹروں کے اندیشے غَلَط ثابت ہوئے اور سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے ان کا بیٹا چلنے پھرنے بھی لگا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ اب ان کا سارا گھرانا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر جنّت کی تیّاری میں مصروف ہے۔

مِرے غوث کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ
انہیں خُلد میں بسانا مدنی مدینے والے

"اگر آپ کو بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں مدنی بہار مکتب پر جمع کروادیں."

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! شبِ براءت وہ مُبارَک رات ہے جس میں اللہ پاک کی رحمتیں اپنے بندوں پر چَھما چَھم بَرَستی ہیں، اس لیے اِس مُقدَّس رات میں زِیادہ سے زِیادہ عِبادت ورِیاضَت کا اِہتِمام ،گُناہوں سے بچنے کا اِنتِظام اور کثرتِ دُرُود وسَلام کے ذَرِیعے اللہ پاک کی بارگاہ سے کثیر اِنعام واِکرام حاصل کرنا چاہیے۔پہلے کے مَدَنی سوچ رکھنے والے مُسلمان ان مُتَبَرَّك اَیّام میں اللہ پاک کی زِیادہ سے زِیادہ عبادت کر کے اُس کا قُرب حاصِل کرنے کی کوشِش کرتے تھے، مگر آج مُسلمانوں کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ اِن مُبارَک اَیّام کی قَدر نہیں کرتے اور اپنا قیمتی وَقت اجتماعِ ذکر و نعت میں شرکت کرنے کے بجائے فُضُولیات میں برباد کر دیتے ہیں، حالانکہ اس رات اللہ پاک خاص تجلی فرماتا ہے اور اپنے بے شُمار بندوں کی بخشش ومَغفرت فرماتا ہے۔

شبِ بَراءَت بخشش کی رات!

اَمِیرُ المؤمنین حَضرتِ سیّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰهُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے مَروی ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے:جب پندرَہ(15)شعبان کی رات آئے تو اِس میں قِیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔بے شک اللہ تعالٰی غُرُوبِ آفتاب سے آسمانِ دُنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے:"ہے کوئی مجھ سے مغفِرت طَلَب کرنے والا کہ اُسے بَخش دُوں! ہے کوئی روزی طَلَب کرنے والا کہ اُسے روزی دُوں! ہے کوئی مُصیبت زَدَہ کہ اُسے عافِیَّت عَطا کروں! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس

وَقت تک فرماتا ہے کہ فَجر طُلوع ہو جائے۔"

(سُنَنِ ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۶۰ حدیث ۱۳۸۸ دارالمعرفۃ بیروت) (آقا کا مہینہ، ص:۱۴)

اَفسوس صَد اَفسوس! بعض نادان مُسلمان اس رات کا اِحترام کرنا تو دُور کی بات بلکہ جو مُسلمان بیمار، بوڑھے یا بچے گھروں میں محوِ آرام یا خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ رَبّ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عبادت میں مشغول ہوتے ہیں، اُنہیں آتش بازی کے ذَرِیعے تکلیف پہنچاتے اور ان کی عبادت میں خَلَل کا سبب بنتے ہیں۔ یاد رکھئے! مُسلمانوں کو ستانا، ان کا دل دُکھانا اور انہیں طرح طرح سے اَذِیَّتیں (تکلیفیں) پہنچانا یہ سب ناجائز و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں، ذرا سوچئے! اس مُبارَک رات میں جب سب کی مغفِرت ہو رہی ہو تو ہماری اِنہی ناپاک حرکتوں کی وَجہ سے ہماری بخشش کو روک دیا جائے، تو اس وَقت ہمارا کیا بنے گا۔ اس لئے اگر ہم سے دانِستہ یا غیر دانِستہ طور پر کسی مُسلمان کی دل آزاری ہوئی یا کسی کا حق تلف کر دیا، یا کسی کیلئے اپنے دل میں دُشمنی بٹھالی ہے تو شبِ بَراءَت آنے سے پہلے پہلے مُعافی تلافی کر لیجئے اور آئندہ ان گُناہوں سے باز رہنے کی نِیَّت بھی فرما لیجئے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں، کیا خبر اِسی سال ہماری مَوت واقع ہو جائے اور ہم غَفلت میں ہی پڑی رہیں۔

لہٰذا جلد اَز جلد اپنے حُقُوق مُعاف کروالیجئے اور آتش بازی کے ذَرِیعے عبادت گُزاروں، بیماروں اور شیر خواروں کو تکلیف پہنچانے سے تَوبہ کر لیجئے۔ یاد رکھئے! آتش بازی مُسلمانوں کی نہیں بلکہ غیر مُسلموں کی اِیجاد ہے۔ چُنانچہ حکیمُ الاُمّت حضرت مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: "آتَشبازی نَمرود بادشاہ نے اِیجاد کی جبکہ اس نے حَضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈالا اور آگ گُلزار ہو گئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے اَنار بھر کر ان میں آگ لگا کر حَضرتِ خَلِیْلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف پھینکے۔ (اسلامی زندگی ص، ۶۳) (فیضانِ سنت، ص ۱۳۹۶)

آتَشبازی کی یہ ناپاک رَسم اب مُسلمانوں میں زور پکڑتی جا رہی ہے، مُسلمانوں کا کروڑہا کروڑ روپیہ ہر سال آتَشبازی کی نَذر ہو جاتا ہے اور آئے دِن یہ خبریں آتی ہیں کہ فُلاں جگہ آتَشبازی سے اِتنے گھر جل گئے اور اِتنے آدَمی جُھلس کر مر گئے وغیرہ وغیرہ۔ اِس میں جان کا خطرہ، مال کی بربادی اور مکان میں آگ لگنے کا اَندیشہ ہے، پھر یہ کام اللہ پاک کی نافرمانی بھی ہے۔ حَضرتِ مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "آتَشبازی بنانا، بیچنا، خریدنا اور خریدوانا، چلانا اور چلوانا سب حرام ہے۔"

(اسلامی زندگی ص ۶۳) (فیضانِ سنت، ص ۱۳۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! شبِ براءت خُوب خُوب عبادت کیجئے، رو رو کر اپنے گُناہوں کی مُعافی مانگئے اور اپنے مرحُومین سمیت تمام مُسلِمِین کے لیے دُعائے مَغفِرت بھی کیجئے۔

شبِ بَرَاءَت اور قبروں کی زِیارت!

اُمُّ المؤمنین حَضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے ایک رات (یعنی شعبان کی پندرھویں رات) سرورِ کائنات، شاہِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نہ دیکھا تو بَقیع پاک میں مجھے مِل گئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں اس بات کا ڈر تھا کہ اللہ پاک اور اس کا رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمہاری حق تَلَفی کریں گے؟ میں نے عرض کی: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں نے خیال کیا تھا کہ شاید آپ اَزواجِ مُطَہَّرات (م۔طَہ۔ہَرات) میں سے کسی کے پاس

تشریف لے گئے ہوں گے۔ تو فرمایا: "بیشک اللہ تعالیٰ شَعبان کی پندرَہویں رات آسمانِ دُنیا پر تجلّی فرماتا ہے، پس قبیلۂ بنی کَلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زِیادہ گُنہگاروں کو بَخش دیتا ہے۔"

(سُنَنِ تِرمِذی ج ۲ ص ۱۸۳ حدیث ۷۳۹ دار الفکر بیروت) (فیضانِ سنت، ص ۱۳۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ ججز اور وکلاء (Judges&Lawyers)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے! شبِ براءت کس قدر عظمتوں اور رفعتوں والی رات ہے جس میں ربِّ کریم قبیلۂ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گناہگاروں کو بخش دیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اس بابرکت رات کو غفلت بھرے کاموں میں برباد کرنے کے بجائے رضائے ربُّ الانام والے کاموں میں گزاریں اور یہ مدنی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی جہاں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں دینِ اسلام کا مدنی پیغام عام کر رہی ہے، وہیں **"وکالت"** (Advocacy) سے وابستہ اَفراد کی اِصلاح کے لیے **"مجلسِ ججز اور وکلا"** کے ذَرِیعے انہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، اس مَدَنی مقصد کے مُطابق زِندگی گُزارنے اور فکرِ آخرت کا مَدَنی ذِہن دینے میں مصروفِ عمل ہے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ"**۔ اللہ کریم **"مجلس ججز اور وکلاء"** کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! شبِ بَرَاءَت میں اِسلامی بھائیوں کا قبرِستان جانا سُنَّت ہے (مگر اسلامی بہنوں کو شرعاً اس کی اجازت نہیں وہ گھر میں رہ کر ہی عبادت اور ایصالِ ثواب کریں) لہٰذا اپنے والد صاحب یا بھائی یا بچوں کے ابُّو کا ذہن بنائیں کہ وہ قبرستان جا کر اپنے مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب اور دُعائے مغفِرت کریں کہ اس سے مُردوں کو اُنسیّت (سکون وراحت) حاصل ہوتی ہے اور اگر ان کے لیے دُعائے مغفِرت نہ کی جائے تو مغموم (غمزدہ) ہو جاتے ہیں چنانچہ

قبرِستان کے مُردے خواب میں آ پہنچے!

ایک صاحِب کا معمول تھا کہ وہ قبرِستان میں آکر بیٹھ جاتے اور جب بھی کوئی جَنازہ آتا، اس کی نماز پڑھتے اور شام کے وَقت قبرستان کے دروازے پر کھڑے ہو کر اِس طرح دُعائیں دیتے: "(اے قبر والو!) خدا تم کو اُنس عطا کرے، تمہاری غُربت پر رَحم کرے، تمہارے گُناہ مُعاف فرمائے اور نیکیاں قَبول کرے۔" وُہی صاحِب فرماتے ہیں: ایک شام (بوقتِ رُخصت) میں اپنا قبرستان والا معمول پُورا نہ کر سکا، یعنی انہیں دُعائیں دیئے بِغیر ہی گھر آگیا۔ میرے خواب میں ایک کثیر مخلوق آگئی! میں نے ان سے پُوچھا: آپ لوگ کون ہیں اور کیوں آئے ہیں؟ بولے: ہم قبرِستان والے ہیں، آپ نے عادت کرلی تھی کہ گھر آتے وَقت ہم کو ہَدیّہ (یعنی تُحفہ) دیتے تھے اور آج نہ دیا۔ میں نے کہا: وہ ہدیّہ (ہَ۔دی۔یہ) کیا تھا؟ تو اُنہوں نے کہا: وہ ہَدیّہ دُعاؤں کا تھا۔ میں نے کہا: اچھّا، اب یہ ہَدیّہ میں تم کو پھر سے دوں گا۔ اس کے بعد میں نے اپنے اِس معمول کو کبھی ترک نہ کیا۔ (شرحُ الصُّدور ص ۲۲۶) (قبر والوں کی 25 حکایات، ص: ۹)

مرحوم والِد صاحِب نے خواب میں آکر کہا کہ......

حضرتِ سیِّدُنا امام سُفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: جب میرے والِد صاحِب کا انتقال ہو گیا تو میں نے بہُت آہ و بُکا کی (یعنی خُوب رویا دھویا) اور اُن کی قَبْر پر روزانہ حاضِری دینے لگا، پھر رَفتہ

رَفتہ کچھ کمی آگئی۔ ایک روز والِدِ مرحوم نے خواب میں تشریف لا کر فرمایا: اے بیٹے! تم نے کیوں تاخیر کی؟ میں نے پُوچھا: کیا آپ کو میرے آنے کا علم ہو جاتا ہے؟ فرمایا: "کیوں نہیں، مجھے تُمہاری ہر حاضِری کی خبر ہو جاتی تھی اور میں تمہیں دیکھ کر خُوش ہوتا تھا، نیز میرے پڑوسی مُردے بھی تمہاری دُعا سے راضی ہوتے تھے۔" چُنانچِہ اس خواب کے بعد میں نے پابندی سے والِد صاحِب کی قَبْر پر جانا شُروع کر دیا۔ (شرحُ الصُّدور ص ۲۲۷) (قبر والوں کی 25 حکایات، ص:۱۴)

رُوحیں گھروں پر آکر اِیصالِ ثواب کا مُطالَبہ کرتی ہیں

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! مَعلوم ہوا مَرنے والے اپنی قبروں پر آنے جانے والوں کو پہچانتے ہیں اور انہیں زِندوں کی دُعاؤں سے فائِدہ پہنچتا ہے، جب زِندہ لوگوں کی طرف سے ایصالِ ثواب کے تحفے آنا بند ہوتے ہیں، تو ان کو آگاہی حاصل ہو جاتی ہے اور اللہ پاک انہیں اجازت دیتا ہے تو گھروں پر جا کر اِیصالِ ثواب کا مُطالَبہ بھی کرتے ہیں۔ میرے آقا، اعلیٰ حَضرتِ، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین و ملّت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رَضَویہ (مُخَرَّجہ) جلد 9 کے صَفْحَہ 650 پر نَقْل کرتے ہیں: مومنین کی رُوحیں ہر (۱) شبِ جُمُعہ (یعنی جُمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) (۲) روزِ عید (۳) روزِ عاشُوراء اور (۴) شبِ بَراءَت کو اپنے گھر آکر باہَر کھڑی رہتی ہیں اور ہر رُوح غمناک بُلند آواز سے نِدا کرتی (یعنی پُکار کر کہتی) ہے کہ اے میرے گھر والو! اے میری اَوْلاد! اے میرے قَرابت دارو! (ہمارے اِیصالِ ثواب کی نیّت سے) صَدَقہ (خَیْرات) کر کے ہم پر مہربانی کرو۔ (قبر والوں کی 25 حکایات، ص:۱۰)

سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرْشادِ مشکبار ہے: مُردے کا حال قَبْر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدّت سے انتِظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دُعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دُعا اُسے پہنچتی ہے تو اُس کے نزدیک وہ دُنیا وَمَافِیْہا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ پاک قَبْر والوں کو ان کے زِندہ مُتَعَلِّقِین کی طرف سے ہَدِیَّہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانِند عَطا فرماتا ہے، زِندوں کا ہَدِیّہ (یعنی تُحْفَہ) مُردوں کیلئے "دُعائے مَغْفِرت کرنا ہے۔"

(شُعَبُ الاِیْمان ج ۶ ص ۲۰۳ حدیث ۷۹۰۵) (قبر والوں کی 25 حکایات، ص:۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضِیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحْمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب

آئیے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے ناخُن کاٹنے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں: (1) جُمُعہ کے دن ناخُن کاٹنا مُسْتَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے (درمختار، ۶۶۸/۹) صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ مَوْلانا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ کریم اُس کو دوسرے جُمُعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (درمختار، ردالمحتار، ۶۶۸/۹، بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۲۲۵/، ۲۲۶)

(2) ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کرکے ترتیب وار چھنگلیا(یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا(یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار، ۹/۶۷۰۔احیاء العلوم، ۱/۱۹۳) (3) پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ (ایضاً) (4) جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔ (فتاوٰی ھندیہ، ۵/۳۵۸) (5) دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا اندیشہ ہے۔ (ایضاً) (6) ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (ایضاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلانات

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"جنت میں لے جانے والے اعمال"** کے صفحہ نمبر **388** پر روایت نقل کی گئی ہے کہ!" حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شَہنشاہِ نبوت، مخزنِ جُود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: " اے ابوذر! صبح کے وقت کتابُ اللہ کی ایک آیت سیکھنے کے لیے چلنا تمہارے لیے سو رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا صبح کے وقت علم کا ایک باب سیکھنے کے لیے جانا تمہارے لیے ہزار رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے۔" (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ، رقم ۲۱۹، ج ۱، ص ۱۴۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس فضیلت کو پانے کے لیے یکم رمضان المبارک سے ڈبل 11 دن (22 دن) کا مختصر کورس **"فیضانِ تلاوتِ قرآن" علاقہ سطح پر** شروع ہو رہا ہے۔ جس میں اسلامی بہنوں کو تلاوتِ قرآن سننے کی سعادت کے ساتھ ساتھ ترجمہ و تفسیر (دلچسپ قرآنی واقعات) سننے کی سعادت نصیب ہو گی تمام اسلامی بہنوں سے مدنی التجاء کہ اس کورس میں نہ صرف خود شرکت فرمائیں بلکہ دیگر اسلامی بہنوں پر انفرادی کوشش کرکے انہیں بھی اس کورس میں داخلہ دلوائیں۔

تمام ذمہ دار اسلامی بہنیں یہ نیت بھی فرمالیں کہ ماہِ رمضان کی برکتوں کو پانے کے لیے دو اہم مدنی کام تربیتی حلقہ اور ہفتہ وار مدنی دورہ میں لازمی شرکت کریں گی۔

پیاری اسلامی بہنو! شعبان کے تیسرے ہفتے (یعنی آئندہ ہفتے) زکٰوۃ کے موضوع پر بیان ہو گا تمام اسلامی بہنیں نیت فرمائیں کہ اس اجتماع میں ضرور بالضرور شرکت کریں گی اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی نیکی کی دعوت پیش کرکے اس اجتماع میں شرکت کروائیں گی۔ ہر اسلامی بہن 5 ورنہ کم از کم 3 اسلامی بہنوں کو شرکت کی لازمی نیت فرمالیں۔ ہماری دعوت پر اگر کسی نے شرکت کی اور اس نے زکٰوۃ کے مسائل سنے اور زکٰوۃ ادا کرنے کا ذہن بن گیا تو یہ ہمارے لیے صدقۂ جاریہ بن جائے گا۔

تمام اسلامی بہنیں نیت فرمالیں کہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کیا کریں گی، اگر ہم پابندی سے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کریں گی تو اس کی برکت سے اچھی اچھی باتیں سیکھنے کو ملیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی اس وقت دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات کے

ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ ان ہی شعبوں میں امت کی شرعی رہنمائی کے لئے **دارُالافتاء اہلسنت**، عالم و مفتی بنانے کے لئے جامعۃ المدینہ (للبنین وللبنات)، قرآن پاک کی تعلیم عام کرنے کے لئے مدرسۃ المدینہ (للبنین وللبنات، جزوقتی، رہائشی، آن لائن، بالغان) قیدیوں کے لئے مجلس اصلاح برائے قیدیان، معاشرے کے کچلے ہوئے طبقے یعنی گونگے بہرے اور نابیناؤں کے لئے مجلس **"خصوصی اسلامی بھائی"**، امت کے عقائد واعمال کی اصلاح کی خاطر مستند کتب ورسائل لکھنے کے لئے مدنی علماء پر مشتمل **"مجلس المدینۃ العلمیہ"**، معیاری تقاضوں کے مطابق چھاپنے کے لئے **"مکتبۃ المدینہ"** اور پھر دُنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمے (translation) کے لئے **"مجلس ترجم"**، الیکٹرونک میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعے پھیلنے والی فحاشی وعریانی کے سیلاب کے آگے مضبوط بند باندھنے نیز دشمنانِ اسلام کے مذموم مقاصد کا مؤثر جواب دینے اور اسلام کی حقیقی تعلیمات کو رُوشناس کروانے کے لئے **"مدنی چینل"** **"دعوت اسلامی کی ویب سائٹ** (www.dawateislami.net)" **مجلس آئی ٹی** (I.T)" مصروفِ عمل ہے۔ مبلغین ومدنی قافلوں وغیرہ کے ذریعے دنیا بھر کے مسلمانوں کو قرآن وسنّت کا پیغام پہنچانے کے لئے **"مجلس بیرونِ ملک"** وغیرہ وغیرہ شعبے دعوت اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** کے تحت شب وروز نیکی کے کاموں میں ترقی کیلئے مصروفِ عمل ہیں۔ جس طرح جسم کے تمام ہی اعضاء افادیت اور اہمیت میں اپنی مثال آپ ہیں، بالکل ایسے ہی دعوت اسلامی کے ان شعبوں میں سے ہر ایک اپنا ثانی نہیں رکھتا، الغرض جس تحریک کا بیج 1981ء میں دعوت اسلامی کے نام سے بویا گیا، آج وہ کم وبیش 104 مضبوط ڈالیوں والا سایہ فگن، تناور پھلدار درخت کا رُوپ دھار چکا ہے جس کی شاخیں دنیا بھر میں پھیل چکی ہیں یقیناً ان مدنی کاموں کے لئے ایک خطیر رقم دَرکار ہوتی ہے۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! رجب المرجب شعبان المعظم اور رمضان المبارک میں مدنی عطیّات اِکٹھا کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے لہٰذا آج ہی سے بھرپور کوشش کر کے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کے مدنی کاموں کے لئے اپنی زکوٰۃ، فطرہ، مدنی عطیّات، صدقات وخیرات وغیرہ دینے کے ساتھ ساتھ دیگر اسلامی بہنوں سے بھی اِکٹھا کرنے کی ترکیب بنائیں تاکہ ہمارے مدنی کام پایۂ تکمیل تک پہنچ سکیں۔ چندہ موجودہ دَور کی اَشد ترین ضرورت ہے چنانچہ پیارے آقا، دو عالم کے داتا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے، **"آخر زمانہ میں دین کا کام بھی دِرہم ودینار سے چلے گا۔"** (المعجم الکبیر، ج ۲۰، ص ۲۷۹، حدیث ۶۶۰، داراحیاء التراث العربی بیروت)

بعض اسلامی بہنیں مدنی عطیات اِکٹھا کرنے میں جھجک محسوس کرتی ہیں حالانکہ دین کی سربلندی کے لیئے چندہ اکٹھا کرنا پیارے آقا و مولا، غریبوں کے ملجاء وماویٰ، سرورِ انبیاء، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت سے ثابت ہے۔ غزوۂ تبوک، مسجدِ نبوی شریف کی تعمیر، بیر رُومہ کی خریداری وغیرہ کے مواقع پر مالکِ خُلد وکوثر، شاہِ بحر وبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔

میٹھی اسلامی بہنو! آپ بھی ہمت فرمایئے، جھجک اُڑایئے اور سُنّتوں کے احیاء کے لئے خوب مدنی عطیات اکٹھا کیجئے۔

ترغیباً ایک حدیثِ مُبارکہ مُلاحظہ فرمائیں: حضرت رافع بن خدیج رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنزہ عن العیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا:

"اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیئے حق کے مطابق صدقہ وصول کرنے والا اپنے گھر لوٹنے تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کی طرح ہے۔"

(سُنن ابی داؤد، کتاب الخراج والامارۃ والفیء، باب فی السعایہ علی الصدقۃ، الحدیث: ۲۹۳۶، ج ۳، ص ۲۳۵)

لہٰذا پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہیئے کہ مدنی عطیات جمع کرنے کے لیے اپنے رشتے داروں اور پڑوسیوں پر انفرادی کوشش شروع کر دیں۔ جو خوش نصیب اسلامی بہنیں اس بار عمرہ کرنے کی سعادت حاصل کرنے والی ہوں ان کی روانگی سے قبل ہی ان پر مدنی عطیات کے سلسلے میں انفرادی کوشش کیجئے۔ لیکن اجنبی اسلامی بہنوں اور غیر محرم پر ہر گز انفرادی کوشش نہ کی جائے۔ اس کے علاوہ جہاں جہاں آپ غسلِ میت اور اجتماعِ ذکر ونعت کے لئے جا چکی ہیں اُن سے بھی رابطہ کر کے ان پر انفرادی کوشش کیجئے۔ کہ صرف بولنے سے بھی ہم دعوتِ اسلامی کو کثیر فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! توجّہِ مُرشدی سے ہمیں اس عظیم مدنی کام کی سعادت مِل رہی ہے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان کے مکر و فریب میں آکر اگر کوئی نادانی کر بیٹھیں اور کوئی معمولی سی بے احتیاطی ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دُور نہ کر دے اس لئے ایمانداری کو اپنا شعار بنا لیجئے کہ حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: **"کسی شخص کی نماز اور روزے سے دھوکے میں نہ آنا جو چاہے نماز پڑھے اور جو چاہے روزے رکھے لیکن جو امانت دار نہیں وہ دین دار نہیں ہے۔"** (شعب الایمان، ۴/۳۲۶، حدیث:۵۲۷۹)

یاد رہے! کہ عفو و درگزر اپنی ذات کا حق تلف ہونے پر ہوتا ہے مگر ایسی غلطی جس میں دعوتِ اسلامی کے مدَنی کاموں کا یا مدَنی عطیات وغیرہ کا نقصان ہو جیسے عطیات میں خُرد بُرد کرنا تو اب یہاں کس سے معافی مانگی جائے گی کیونکہ عطیات کسی نگران کی مِلک تو نہیں ہوتے تو یہ نگران کیونکر معاف کر سکتا ہے؟ اور اگر خُدانخواستہ کبھی نقصان ہوا تو توبہ بھی کرنی ہو گی اور خُرد بُرد والی رقم اپنے پلّے سے ادا بھی کرنی پڑے گی۔

حضرت عدی بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حَسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"ہم تم میں جسے کسی کام پر عامل بنائیں پھر وہ ہم سے سُوئی یا اس سے بھی کمتر چیز چھپالے تو یہ خیانت ہے، جسے قیامت کے دن لائے گا۔" (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب تحریم ھدایا العمال، الحدیث: ۴۷۴۳، ص ۱۰۰۷۔)

اس حدیثِ پاک کی شرح میں حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی خیانت چھوٹی ہو یا بڑی قیامت میں سزا اور رُسوائی کا باعث ہے خُصوصاً جو خیانت زکوٰۃ وغیرہ میں کی جائے کیونکہ یہ عبادت میں خیانت ہے اور اس میں اللہ کا حق مارنا ہے اور فقیروں کو اُن کے حق سے محروم کرنا، رب تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (ترجمہ کنزالعرفان: اور جو خیانت کرے تو وہ قیامت کے دن اس چیز کو لے کر آئے گا جس میں اس نے خیانت کی ہو گی) (آلِ عمران: ۳/۱۶۱)، (مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج ۳، ص ۱۵)

لہٰذا آیئے! مل کر اچھی اچھی نیّتیں کر لیتے ہیں کہ ہمیں جس طرح کے بھی مدنی عطیات، زکوٰۃ، فطرہ اور صدقہ وغیرہ جو کچھ ملے گا وہ امانت داری کے ساتھ اپنی ذمہ دار اسلامی بہن تک پہنچائیں گے اور کسی بھی طرح کے حیلے سے کام نہیں لیں گے اس کے لیئے بہتر ہے کہ تمام اسلامی بہنیں شیخِ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "چندے کے بارے میں سُوال جواب،" اور کتاب "چندے کی شرعی احتیاطیں" ضرور پڑھ لیں۔ اس کے علاوہ مدنی مذاکرہ 71، 72 اور 73 بھی ضرور سنیئے۔"

مدَنی عطیات لینے کے حوالے سے یہ مدَنی پھول توجّہ سے سماعت فرمایئے کہ کیش کی صورت میں وصول کئے جانے والے مدَنی عطیات ہاتھوں ہاتھ چیک فرمالیجئے ایسے نوٹ کہ جو بند ہو چکے ہوں یا ایسی کنڈیشن والے نوٹ جو بینک بھی وصول نہ کرتا ہو کو عطیات میں وصول کرنے میں احتیاط فرمائیں۔

دعائے عطار ہے کہ: **"جو مدنی عطیات کے لئے زیادہ سے زیادہ بھاگ دوڑ کرے یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اُسے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک وہ مدینہ نہ دیکھ لے۔"**

اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اخلاص کے ساتھ عین شرعی احکامات کے مطابق مدنی عطیات جمع کرنے اور بروقت اپنی ذمہ دار کو جمع کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

﴿2﴾ بندۂ مومن کا روزہ آسمان و زمین کے درمیان مُعلّق رہتا ہے جب تک صدقۂ فطر ادا نہ کیا جائے ("تاریخ بغداد"، رقم: ۴۷۳۵، ج ۹، ص ۱۲۲)۔ حضرت ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ "ہم صدقۂ فطر ایک صاع غلّہ، ایک صاع جَو، یا ایک صاع پنیر، یا ایک صاع کِشمش نکالتے تھے۔"

صدقۂ فطر کی مختلف مقداریں سماعت فرمایئے: 3840 گرام کشمش یا جَو شریف یا کھجور یا اس کی رقم یا 1920 گرام (2 کلو میں 80 گرام کم) گندم یا اس کی رقم (ان چاروں میں سے کسی بھی ایک مقدار کے مطابق صدقۂ فطر ادا کیا جاسکتا ہے)

یاد رہے! ہر ملک بلکہ ہر شہر میں ان اشیاء کی قیمت میں فرق ہوتا ہے، اور وقتاً فوقتاً ان قیمتوں میں تبدیلیاں بھی ہوتی ہیں۔ لہٰذا! اپنے اپنے شہر میں موجودہ قیمتوں کے مطابق حساب لگانا ہو گا۔ ایک شہر میں رہنے والے دوسرے شہر کی قیمتوں کے مطابق حساب نہ لگائیں۔ جن خوش نصیبوں کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ مال و دولت سے نوازا ہے اُنہیں چاہیئے کہ وہ اپنے

مَعیارِ زندگی کے مطابق فطرہ ادا کریں اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ ثواب پائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین